مکاتیب و مراسلات

عزیز گرامی قدر ڈاکٹر حافظ حسن مدنی سلّمك الله تعالیٰ وعافاك

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ماہنامہ 'محدث' شمارہ مئی ۲۰۱۲ء میں آپ کا تحریر کردہ گرامی قدر اداریہ بعنوان ''مسئلہ تکفیر وخروج اور علما کی ذمے داری'' نظر نواز ہوا۔ ماشاء اللہ پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی!

ع اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

بین الاقوامی استعمار اور اس کے اتحادیوں کی افغانستان وعراق، پاکستان اور صومالیہ وغیرہ اسلامی ممالک میں کھلی جارحیت اور چیرہ دستیوں اور ان ممالک میں مسلط امریکی غلام اور پٹھوؤں کی طرف سے اس ظلم وجبر کی حمایت کی وجہ سے مسلمان نوجوانوں میں اسلام دشمن طاقتوں کے ساتھ ان حکمرانوں کے خلاف بھی غیظ وغضب کے جو شدید جذبات پیدا ہورہے ہیں جو اُن کے ایک گروہ کو تکفیر وخروج تک پہنچانے کا باعث بن رہے ہیں۔ اس پر آپ نے بڑے اعتدال وتوازن کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ اس میں ایک طرف نوجوانوں کے جذبات کو سمجھنے کی تلقین کی گئی ہے اور دوسری طرف علما کو اس انتہائی اہم مسئلے میں اپنی ذمے داریاں ادا کرنے کی اہمیت اجاگر کی گئی ہے۔

اسی طرح سرحدی محاذ اور قبائلی علاقوں میں باطل سے برسرپیکار افراد اور تنظیموں کو جو دہشت گرد قرار دے کر اپنے اور بیگانے سب ان کو ظلم وستم کا نشانہ بنارہے ہیں، اس پر تمام اسلامی جماعتوں اور تنظیموں کی خاموشی یا نیم خاموشی کو بھی بجا طور پر ایک بڑے المیے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہ تمام باتیں بلاشبہ مسلمانوں کی خاموش اکثریت کے دلی جذبات کی ترجمانی ہے، ان کی دھڑکنوں سے ہم آہنگ ہیں اوراِن حالات سے نمٹنے کے لیے صحیح راہ عمل کی نشاندہی ہے۔

راقم دل کی اتھاہ گہرائیوں سے عزیز محترم کو اس اداریے پر مبارک باد پیش کرتا ہے کہ

اُنھوں نے وقت کے ایک نہایت اہم مسئلے پر نہایت سلامت فکری کے ساتھ روشنی ڈالی اور اس کے تمام پہلوؤں کو پوری وضاحت سے اجاگر کیا ہے۔ جزاک اللہ احسن الجزاء

مرحبا موذن بروقت بولا　　　تری آواز مکّے اور مدینے

حافظ صلاح الدین یوسف، لاہور

۲۸ مئی ۲۰۱۲ء

-------- * -------- * --------

محترم جناب ڈاکٹر حافظ حسن مدنی صاحب　مدیر ماہنامہ 'محدث' لاہور

السلام علیکم!

'محدث' کا ماہ مئی ۲۰۱۲ء کا شمارہ ہاتھوں میں ہے۔ سچی بات ہے کہ اس پُر فتن دور میں یہ مجلّہ ایک چراغ کی حیثیت رکھتا ہے۔ بالخصوص اس دور میں فتنہ تکفیر اور اس کے داعیان کی سرکوبی اور اس کے شر سے عامۃ الناس کو بچانے کے لیے اس کی خدمات قابل تحسین ہیں۔

اسی شمارہ میں اپنے برادرِ عزیز حافظ عبدالرشید اظہر رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مضامین بالخصوص جامعہ لاہور اسلامیہ کے ساتھ اُن کے دلی تعلق کو جان کر خوشی ہوئی۔ علم تو تھا ہی کہ جامعہ کے ساتھ اُن کی لگن انتہا کی تھی جس کا ذکر وہ خود کیا کرتے تھے مگر معلومات میں اضافہ ہوا۔

میں آپ کا شکر گزار بھی ہوں۔ سچی بات ہے کہ یہ صدمہ صرف میرے لئے یا ہمارے خاندان کے لئے نہیں بلکہ عالم اسلام کے سب علم دوست لوگ اِس سے رنج والم کا شکار ہیں۔ یادگاروں اور یادداشتوں کا ایک وسیع وعریض سلسلہ میرے ذہن میں گردش کر رہا ہے، مگر علالت کے سبب ان کو احاطہ تحریر میں لانا ممکن نظر نہیں آرہا۔ میں نے 'الاعتصام' کے لیے ایک تحریر لکھی تھی، لیکن فوٹو کاپی بھی نہیں کروا سکا۔ علالت کے سبب دوبارہ بھی نہ لکھ سکا۔ آپ سے گزارش ہے کہ ان سے وہ تحریر حاصل کر کے 'محدث' میں ضرور شائع کر دیجئے۔

۱۹۵۵ء میں مولانا علی محمد سعیدی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے جامعہ سعیدیہ میں تدریس کے لیے نامزد فرمایا۔ ۱۹۶۲ء کے قریب مولانا نے شعبہ کتب خانیوال منتقل کر لیا اور شعبہ حفظ کی ذمہ داری میرے حوالے کر گئے۔ میں اسی وقت سے اس جگہ خطابت، امامت اور حسبِ توفیق دین کی